38747- رمضان المبارک میں بغیر کسی عذر روزہ نہ رکھنے کی سزا

سوال

میں روزے نہیں رکھتا تو کیا روز قیامت مجھے عذاب ہوگا؟

پسندیدہ جواب

رمضان المبارک اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے جس پر اسلامی عمارت قائم ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ رمضان کے روزے جس طرح پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے امت اسلامیہ پر بھی فرض کیے گئے ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو﴾۔ البقرۃ (183)۔

اور ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

﴿ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں جو شخص اس مہینہ کو پانے سے روزہ رکھنا چاہیے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ کا تمہارے ساتھ آسانی کرنے کا ارادہ ہے سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو﴾۔ البقرۃ (185)۔

حدیث میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: یہ گواہی دینی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا) صحیح بخاری حدیث نمبر (8) صحیح مسلم حدیث نمبر (16)۔

لہذا جو کوئی بھی روزہ نہ رکھے اس نے ارکان اسلام کا ایک رکن ترک کیا، اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا، بلکہ بعض سلف صالحین نے تو اس کا فرار و مرتد قرار دیا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بچائے

ابو یعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مسند میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اسلام کے کٹڑے اور دین کی بنیاد تین چیزیں ہیں جس پر دین اسلام کی اساس قائم ہے جس نے بھی اس میں سے کوئی ایک کو ترک کیا وہ کافر ہے اور اس کا خون حلال ہے۔ وہ تین اشیاء یہ ہیں۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور فرضی نماز، اور رمضان کے روزے)۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور حیشی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجمع الزوائد (48/1) اور امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے الترغیب والترہیب (805-1486) میں اسے حسن کہا ہے، لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السلسلۃ الضعیفۃ (94) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب الجبار میں لکھتے ہیں :

مومنوں کے ہاں یہ بات مقرر شدہ ہے کہ جس نے بھی بغیر شرعی عذر اور مرض کے رمضان المبارک کا ایک بھی روزہ ترک کیا تو وہ زانی اور شرابی سے بھی زیادہ برا اور شریر ہے، بلکہ اس کے اسلام میں بھی شک کیا جاتا ہے اور اسے زندیق اور گمراہ شمار کرتے ہیں۔ اھ

روزہ ترک کرنے والے کی سزا اور وعید کے بارہ میں صحیح حدیث میں ہے کہ :

ابو امامتہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور میرے بازو پکڑ کر مجھے سخت اور دشوار گزار پہاڑ کے پاس لائے اور کہنے لگے : اس پر چڑھیے، میں نے انہیں کہا کہ مجھ میں اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں، وہ دونوں کہنے لگے ہم آپ کے لیے اسے آسان کر دیں گے، تو میں اس پہاڑ پر چڑھ گیا جب اوپر پہنچا تو وہاں شدید قسم کی آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا یہ آوازیں کیسی ہیں؟ وہ کہنے لگے : یہ جہنمیوں کی آہ بکا ہے، پھر وہ مجھے آگے لے گئے جہاں پر کچھ لوگ کوچوں کے بل ٹک رہے تھے اور ان کی ہاتھیں کٹی ہوئی تھیں، اور ان کی ہاتھوں سے سے خون بہ رہا تھا، میں نے کہا یہ لوگ کون ہیں؟

وہ کہنے لگے : یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری سے قبل ہی اپنے روزے افطار کر لیا کرتے تھے) علامہ البانی رحمہ اللہ نے موارد النظار (1509) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

دیکھیں الجبار ص (64)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

یہ اس شخص کی سزا ہے جو روزہ رکھنے کے بعد افطاری سے قبل ہی عمد یعنی جان بوجھ کر روزہ افطار کر دے، تو اب بتائیں کہ جو بالکل ہی روزہ نہ رکھے اس کی سزا کیا ہوگی؟ ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں سلامتی و عافیت کے طلبگار ہیں۔ اھ

عرقوب ایڑی کے اوپر والے سٹپے کو کہا جاتا ہے۔

اور شوق منہ کی ایک جانب یعنی باچھ ہے۔

تو ہم سوال کرنے والے بھائی سے یہ التماس و گزارش کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اس سے ڈرے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب سے بچائے اور جتنی جلدی ہو سکے توبہ کرے قبل اس کے کہ لذتوں کو ختم کرنے جماعتوں کو علیحدہ کرنے والی موت اسے اچانک آدبوچے۔

اس لیے کہ آج تو عمل کیا جاسکتا ہے اور حساب و کتاب نہیں لیکن کل قیامت کے روز عمل نہیں ہوگا بلکہ صرف حساب و کتاب ہی ہوگا، آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے قریب ایک بالشت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ایک گز اس کے قریب ہوتا ہے، وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کریم و علیم اور رحم کرنے والا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿کیا انہیں یہ علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات قبول فرماتا ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے﴾۔ التوبہ (104)۔

اور اگر آپ نے روزہ رکھنے کا تجربہ کیا ہو اور اس میں جو آسانی، انس و راحت اور اللہ تعالیٰ کا قرب وغیرہ ہے کو جان لیں تو آپ روزہ کو کبھی بھی ترک نہ کریں۔

اور پھر آپ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان میں غور و فکر اور تامل تو کریں کہ اللہ تعالیٰ نے روزوں کی آیات ختم کرتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے نہ کہ سختی﴾۔

اور پھر یہ فرمایا : ﴿تا کہ تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو﴾۔

اس میں غور کریں تو آپ کو یہ ادراک ہوگا کہ روزہ ایک ایسی نعمت ہے جس کا شکر ادا کرنا ضروری ہے، اسی لیے سلف صالحین میں سے ایک گروہ تویہ تمنا کیا کرتے تھے کہ سارا سال ہی رمضان ہونا چاہیے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو توفیق عطا فرمائے اور صراطِ مستقیم کی ہدایت نصیب کرے اور آپ کے سینہ کو دنیا و آخرت کی سعادت والے کاموں کے لیے کھول دے۔

واللہ اعلم۔